استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیانِ عظام اس مسئلہ کے متعلق کہ نمازِ جنازہ مسجد کے اندر ادا کی جائے یا باہر اور امام اور مقتدی نیز میّت کے متعلق ارشاد فرمائیں کہ نمازِ جنازہ ادا کرتے وقت ان کے مقامات کیا کیا ہونے چاہئیں

(ظفر، اولڈ ٹاؤن، کراچی)

باسمه سبحانه تعالیٰ و تقدس الجواب: مُفتیٰ بِہٖ قول کے مطابق مسجد میں نماز جنازہ دونوں صورتوں میں ناجائز ہے، چاہے جنازہ مسجد میں ہو یا مسجد سے باہر ہو اور امام ومقتدی مسجد کے اندر ہوں یا باہر یہی ظاہر الراوایت ہے

چنانچہ علامہ علاؤالدین حصکفی متوفی ۱۰۸۸ھ لکھتے ہیں والمختار الكراهة مطلقاً

یعنی، قول مختار مطلق کراہت ہے

اور اس کے تحت علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ لکھتے ہیں أی فی جمیع الصُوَر المتقدمة کما فی " الفتح عن الخلاصة " وفی " مختارات النوازل " سواء کان المیت فیه أو خارجه وهو ظاهر الراویة (الدر المختار ، ورد المحتار ، المجلد (۳) ، کتاب (۲) الصلاة ، باب (۱۹) صلاة الجنازة ، مطلب فی کراهة صلاة الجنازة فی المسجد ، ص ۱٤۸ ، مطبوعة : دارالمعرفة ، بیروت ، الطبعة الأولیٰ ۱٤۲۰ ھ ـ ۲۰۰۰ م)

یعنی، تمام مذکورہ صورتوں میں (نماز جنازہ مسجد میں مکروہ تحریمی ہے) جیسا کہ ''فتح القدیر'' میں ''خلاصۃ الفتاوی'' کے حوالے سے منقول ہے اور ''مختارات النوازل'' میں ہے برابر ہے کہ میت مسجد میں ہو یا خارجِ مسجد اور یہی ظاہر الراویت ہے

اور علامہ نظام الدین حنفی متوفی ۱۱۶۱ھ لکھتے ہیں وصلاة الجنازة فی المسجد الذی تقام فیه الجماعة مکروهة سواء کان المیت والقوم فی المسجد أو کان المیت خارج المسجد أو القوم فی المسجد أو کان الإمام مع بعض القوم خارج المسجد والقوم الباقی فی المسجد أو المیت فی المسجد والإمام والقوم خارج المسجد هو المختار کذا فی " الخلاصة " (الفتاویٰ الهندیة ، المجلد (۱) والباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس فی الصلاة علی المیت ، ص ۱٦۵ ، مطبوعة : داراحیاء التراث العربی ، بیروت ، الطبعة الرابعة)

یعنی، نماز جنازہ اس مسجد میں مکروہ ہے، جس میں نماز باجماعت قائم کی جاتی ہے برابر ہے کہ میت اور قوم مسجد میں ہوں یا میت مسجد سے باہر ہو اور قوم مسجد کے اندر ہو یا امام کچھ لوگوں کے ساتھ مسجد سے باہر ہو اور باقی مقتدی مسجد کے اندر ہوں یا میت مسجد کے اندر ہو اور امام ومقتدی مسجد سے باہر ہوں یہی مختار ہے، ایسا ہی ''خلاصۃ الفتویٰ'' میں ہے

اور علامہ زین الدین ابن نجیم متوفی ۹۷۰ھ نے بھی یہی قول پیش کیا اور اپنے قول کی تائید میں ابوداؤد کی مرفوع حدیث نقل کی (البحرالرائق ، المجلد (۲) ، کتاب الجنائز ، فصل السلطان أحق بصلاته ، ص ۳۲۷ ، مطبوعة : دارالکتب العلمیة ، بیروت ، لبنان الطبعة الأولیٰ)

اور علامہ ابوالحسن علی بن ابی بکر مرغینانی متوفی ۵۹۳ھ نے لکھا ہے ولا یصلّی علی میّت فی مسجد جماعة لقوله ﷺ : مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا أَجْرَ لَهُ (الهدایة ، المجلد (۱ـ۲) کتاب الصلاة ، باب الجنائز ، فصل فی

الصلاة على الميت ، ص ١١ ، مطبوعة : دارالأرقم ، بیروت)

یعنی، ایسی مسجد جس میں جماعت ہوتی ہو اس میں نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی

اسی کے تحت امام کمال الدین محمد بن عبدالواحد ابن ھمام متوفی ۸۶۱ ھ لکھتے ہیں فی " الخلاصة " مكروه سواء كان الميت والقوم فی المسجد أو كان الميت خارج المسجد والقوم فی المسجد (إلى آخره) هذا فی "الفتاوی الصغرى" قال هو المختار (فتح القدير المجلد (٢) ، كتاب الصلاة ، باب الجنائز ، فصل فی الصلاة على الميت ، س ٩٠ ، مطبوعة : داراحياء التراث العربی ، بیروت)

یعنی، ''خلاصہ الفتویٰ'' میں ہے نماز جنازہ مسجد میں مکروہ ہے چاہے میت اور نمازی مسجد میں ہوں یا میت مسجد کے باہر ہو اور نمازی مسجد کے اندر (الی اخرہ) یہی ''فتاوی الصغریٰ'' میں ہے اور ''فتاوی الصغریٰ'' والے نے اسے قول مختار بتایا ہے

اور امام اہلسنّت امام احمد رضا متوفی ۱۳۴۰ھ لکھتے ہیں: ظاہر الراویہ میں ہمارے آئمہ ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک مسجد میں نماز جنازہ مطلقاً مکروہ ہے اگرچہ میت بیرون مسجد میں ہو۔ ارجح واصح ، مختار و ماخوذ قول یہی ہے (فتاویٰ رضویہ جلد (۴) کتاب الصلاۃ ، باب الجنائز ، ص ۳۲ ، مطبوعۃ : مکتبہ رضویہ ، کراچی)

اور اگر یہ کہا جائے کہ بعض علماء نے اس کے خلاف بھی فتویٰ دیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ قائدہ ہے جب فتاویٰ میں اختلاف ہو جائے تو ظاہر الروایت کی طرف رجوع لازم ہوتا ہے اور ظاہر الروایت یہی ہے کہ نماز جنازہ مسجد میں مطلقاً مکروہ ہے

چنانچہ امام اہلسنت امام احمد رضا متوفی ۱۳۴۰ھ لکھتے ہیں فإن الفتوىٰ متى اختلفت وجب المصير إلى ظاهر الرواية كما أفاد فی " البحر " " والدر " وغيرها (فتاویٰ رضویہ جلد (۴) کتاب الصلاۃ ، باب الجنائز ، ص ۳۲ ، مطبوعۃ : مکتبہ رضویہ ، کراچی)

یعنی، جب مختلف فتاوی میں اختلاف ہو جائے تو فتویٰ اس پر ہے کہ ظاہر الروایت کی طرف رجوع لازم ہو جاتا ہے

اور ہمارے فقہائے نے عذر کی وجہ سے مسجد میں نماز جنازہ کی اجازت دی ہے اور عذر کے ساتھ لکھ دیا ہے ''بارش ایسی ہو رہی ہو جس کی وجہ سے کھلی جگہ میں نماز پڑھنا ممکن نہ ہو تو مسجد میں جائز ہے''

خلاصہ یہ ہے کہ حدیث وفقہ حنفی کی روشنی میں نماز جنازہ مسجد میں مکروہ تحریمی ہے چاہے جنازہ مسجد میں رکھا جائے یا مسجد سے باہر

والله تعالىٰ أعلم بالصواب

المفتی محمد عطاء الله النعیمی

رئیس دار الإفتاء

(جمعیت إشاعت اهلسنت، باکستان)

الجمعة ٢٥ صفر ١٤٢٥ هـ - ١٦ ابریل ٢٠٠٤ م